سورة التوبه

آیات ۲۹ - ۳۳

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا
حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨ
ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ
بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ ز
اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ
يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ
رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَ لَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾

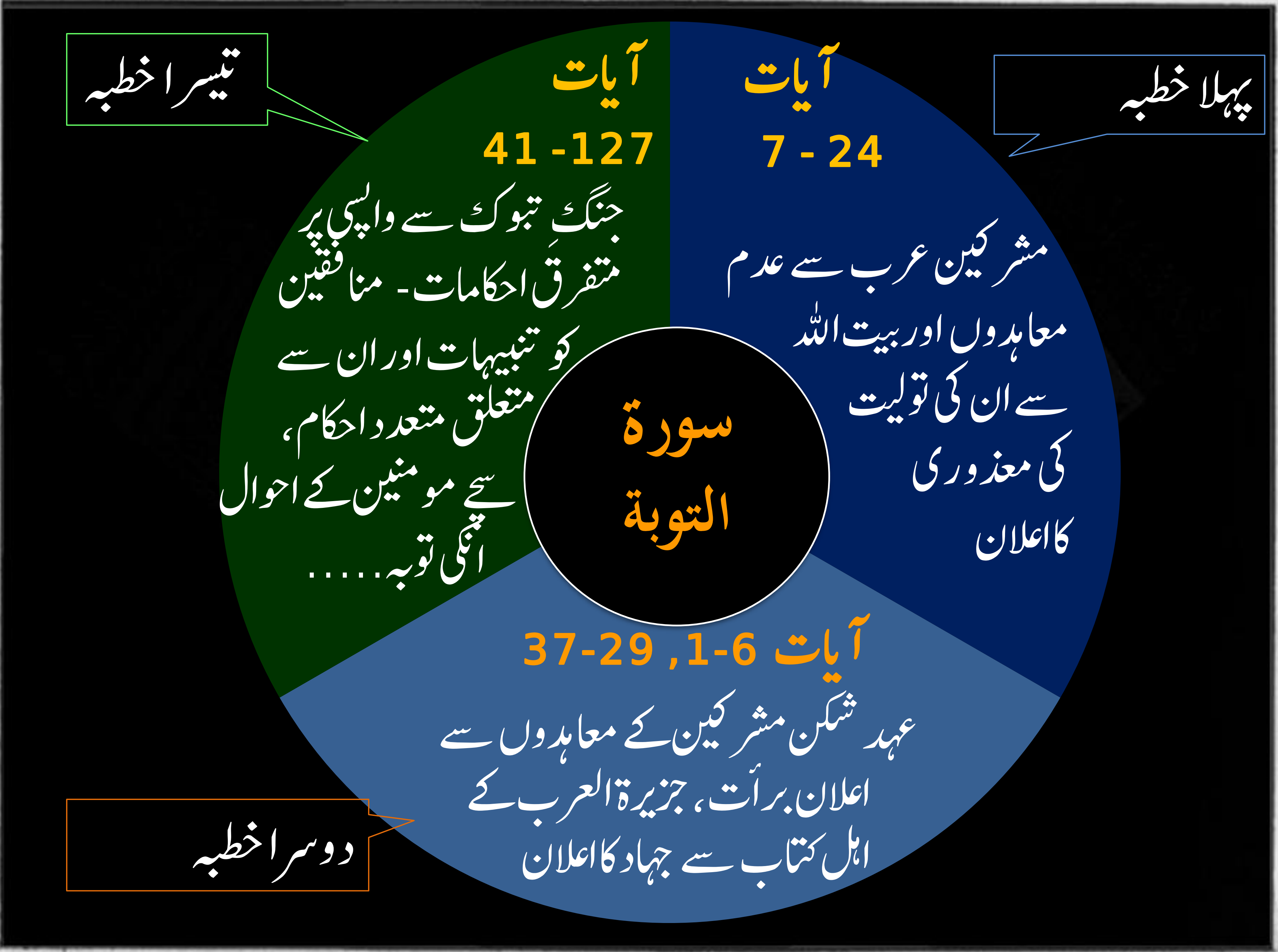

سورة
التوبة
پہلا خطبہ
آیات
7 - 24
مشرکین عرب سے عدم
معاہدوں اور بیت اللہ
سے ان کی تولیت
کی معذوری
کا اعلان
دوسرا خطبہ
آیات 1-6, 29-37
عہد شکن مشرکین کے معاہدوں سے
اعلان برأت، جزیرۃ العرب کے
اہل کتاب سے جہاد کا اعلان
تیسرا خطبہ
آیات
41-127
جنگِ تبوک سے واپسی پر
متفرق احکامات - منافقین
کو تنبیہات اور ان سے
متعلق متعدد احکام،
سچے مومنین کے احوال
انکی توبہ......

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ - تم جنگ کرو ان سے جو

لَا يُؤْمِنُوْنَ - ایمان نہیں لاتے

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ - اللہ پر اور نہ ہی آخری دن پر

وَلَا يُحَرِّمُوْنَ - اور نہ ہی وہ حرام ٹھہراتے ہیں

مَا حَرَّمَ اللّٰهُ - جس کو حرام ٹھہرایا اللہ نے

وَرَسُوْلُهٗ - اور اس کے رسولؐ نے

وَلَا يَدِيْنُوْنَ - اور نہ ہی وہ ضابطہ حیات بناتے ہیں

الدین کے معنی۔ اللہ کی حاکمیت، انسان کی اطاعت و فرمانبرداری، جزاء، قانون

وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ

دین یہاں پہ شریعت کی اطاعت اور اس کو اپنا قانون زندگی بنانے کے معنی میں

دِيْنَ الْحَقِّ - دین حق کو

مِنَ الَّذِيْنَ - ان لوگوں میں سے

اُوْتُوا الْكِتٰبَ - جن کو دی گئی کتاب

حَتّٰى يُعْطُوا - یہاں تک کہ وہ دے دیں

الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ - جزیہ ہاتھ سے

وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ - وہ چھوٹے ہوتے ہوئے

صٰغِرُوْن- صاغِر کی جمع (مغلوب، محکوم، مطیع

جزیہ - جزاء کے مادے سے، یہ اس تحفظ کی جزاء اور بدل ہے جو اسلامی حکومت مذہبی اقلیتوں کو فراہم کرتی ہے

قَاتِلُوا الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ لَا بِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوۡنَ
مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ وَ لَا یَدِیۡنُوۡنَ دِیۡنَ الۡحَقِّ مِنَ الَّذِیۡنَ
اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ حَتّٰی یُعۡطُوا الۡجِزۡیَۃَ عَنۡ یَّدٍ وَّ ہُمۡ صٰغِرُوۡنَ ﴿۲۹﴾

جنگ کرو اہل کتاب میں سے ان لوگوں کے خلاف جو اللہ اور روز
آخر پر ایمان نہیں لاتے اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسولؐ نے حرام
قرار دیا ہے اسے حرام نہیں کرتے اور دین حق کو اپنا دین نہیں
بناتے۔ (ان سے لڑو) یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں
اور چھوٹے بن کر رہیں

محمد اقبال

قَاتِلُوا الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوۡنَ
مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ وَلَا يَدِيۡنُوۡنَ دِيۡنَ الۡحَـقِّ مِنَ الَّذِيۡنَ
اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ حَتّٰى يُعۡطُوا الۡجِزۡيَةَ عَنۡ يَّدٍ وَّهُمۡ صٰغِرُوۡنَ ﴿۲۹﴾

Fight those who do not believe in Allah or in the Last Day and who do not consider unlawful what Allah and His Messenger have made unlawful and who do not adopt the religion of truth from those who were given the Scripture - [fight] until they give the jizyah willingly while they are humbled.

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

اہلِ کتاب کے بارے میں پالیسی کا اعلان

- اس آیت میں دین کے ایک اہم فلسفے کا بیان
- یہاں مشرکین عرب اور نسل انسانی کے باقی لوگوں کے درمیان فرق بتایا گیا ہے
- اس سے پہلے آیت ۵ میں مشرکین عرب کا معاملہ - ایمان لے آئیں یا قتل کر دیئے جائیں یا جزیرۃالعرب سے نکل جائیں (مشرکین عرب کے لئے خاص)
- یہود و نصاریٰ اور باقی پوری نوع انسانی کے لئے اس ضمن میں قانون مختلف ہے
- یہود و نصاریٰ کی اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان کی حقیقت......
- دین حق کے آجانے کے بعد انہیں حاکمانہ حیثیت سے رہنے کا کوئی حق نہیں
- دینِ حق کی بالادستی کو قبول کروانے کے لئے ان سے جنگ* کی جائے

وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ

- مگر انفرادی طور پر کسی کو قبول اسلام کے لیے مجبور نہیں کیا جائے گا
- ان میں سے ہر ایک اپنے مذہب پر کاربند رہتے ہوئے اسلامی ریاست کے ایک شہری کے طور پر رہ سکتا ہے، مگر ایسی صورت میں انہیں جزیہ دینا ہوگا
- اسی فلسفے کے تحت خلافت راشدہ کے دور میں کسی بھی ملک پر لشکر کشی کرنے سے پہلے تین شرائط پیش کی جاتی تھیں

1. ایمان لے آؤ تو تم ہمارے برابر کے شہری ہو گے
2. اگر یہ قبول نہ ہو تو اللہ کے دین کی بالادستی قبول کر کے اسلامی ریاست کے فرمانبردار شہری بن کر رہو اور جزیہ دینا قبول کرلو۔ ایسی صورت میں تم اپنے مذہب پر کاربند رہو
3. لیکن اگر یہ بھی قابل قبول نہ ہو اور تم لوگ اس زمین پر باطل کا نظام قائم رکھنا چاہو تو پھر اس کا فیصلہ جنگ سے ہوگا

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

- ان غیر مسلموں سے جنگ کی غایت -
- لڑائی کی غایت یہ نہیں ہے کہ وہ ایمان لے آئیں اور دین حق کے پیرو بن جائیں، بلکہ اس کی غایت یہ ہے کہ ان کی خود مختاری و بالادستی ختم ہو جائے۔ وہ زمین میں حاکم اور صاحب امر بن کر نہ رہیں بلکہ زمین کے نظام زندگی کی باگیں اور فرمانروائی و امامت کے اختیارات دین حق کے پیروؤں کے ہاتھوں میں ہوں اور وہ ان کے ماتحت تابع و مطیع بن کر رہیں۔
- جزیہ بدل ہے اس امان اور اس حفاظت کا جو ذمیوں کو اسلامی حکومت میں عطا کی جائے گی نیز وہ علامت ہے اس امر کی کہ یہ لوگ تابع امر بننے پر راضی ہیں
- " ہاتھ سے جزیہ دینے " کا مفہوم سیدھی طرح مطیعانہ شان کے ساتھ جزیہ ادا کرنا ہے۔ اور چھوٹے بن کر رہنے کا مطلب یہ ہے کہ زمین میں بڑے وہ نہ ہوں بلکہ وہ اہل ایمان بڑے ہوں جو خلافت الٰہی کا فرض انجام دے رہے ہیں۔

وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ

- **جزیہ** - جزیے کی ابتدا اسلام نے نہیں کی بلکہ اسلام سے پہلے کئی قوموں کی اندر جزیہ رائج تھا۔ (یونان، فارس، روم، فرانس، انگلستان وغیرہ میں)
- اس قوموں میں جزیہ کے متبادل اصطلاحات- فرانس میں Hoste tax، جرمنی میں Commen Penny، انگلستان میں Sculage
- ذِمی کے مقابل لاطینی زبانوں میں (اغیار۔ Aliens) کی اصطلاح
- آج Aliens سے غیر مسلم (مغربی) حکومتیں شہری حقوق ، رہائش، سیکورٹی، انکم کے بیسوں ٹیکس وصول کرتی ہے ،اسلامی ریاست غیر مسلموں سے سالانہ جزیہ کی ایک قلیل مقدار ہی وصول کرتی تھی
- جبکہ مسلمانوں کو صدقہ، زکوۃ اور عشر ادا کرنا پڑتا تھا،جو جزیہ سے کہیں زیادہ ہو جاتا تھا

وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ

- مفاد عامہ کے اخراجات مثلاً پولیس اور عدالت کا نظام، سڑکوں اور پلوں وغیرہ کی تعمیر کے کام جن سے ہر شہری یکساں فائدہ اٹھاتا ہے۔ مسلمان زکوۃ، صدقۂ فطر اور دیگر ٹیکسوں کی صورت میں اس طرح کے اخراجات میں حصہ لیتے ہیں۔ اگر غیر مسلمین جزیہ کی صورت میں ایک معمولی رقم کے ذریعہ ان میں حصہ لیں تو تعجب کی کیا بات ہوگی (ع.ی القرضاوی)
- جزیہ ان لوگوں سے لیا جائے گا جو فوجی خدمت کے قابل ہوں
- عورت، بچے، بوڑھے، معذور، مذہبی خدام، لونڈی اور غلام اس سے مستثنیٰ ہوں گے (کتاب الخراج۔ امام یوسف) اپاہج، اندھا، دائم المرض، بے روزگار، دیوانہ بھی
- جزیہ کی ادائیگی کے بعد اہل ذمہ سے فوجی خدمات ساقط ہو جائیں گے
- وہ اپنے مذہبی، سماجی اور عائلی معاملات میں اسلامی قانون کے پابند نہ ہوں گے

وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ

- غیر مسلم رعایا کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کے لیئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو تاکیدی ارشادات فرمائے ان کی فصاحت و بلاغت اور زور بیاں سے پتھر دل بھی پسیج جاتے ہیں۔ احادیث کی کتب میں ان احکام پر مشتمل ابواب ہیں
- حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ "آپ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے انتقال فرماتے ہوئے جو آخری بات فرمائی وہ یہ تھی کہ میں نے جن لوگوں کی جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھائی ہے اس کی لاج رکھنا اور اس پر آنچ نہ آنے دینا۔"
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت اگلے خلیفہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ کے لئے وصیت کی یاد دہانی (کتاب الخراج)
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اقوال اور ان کا طرز عمل بطور خلیفہ

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ - اور کہا یہود نے

عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ - عزیر اللہ کے بیٹے ہیں

وَقَالَتِ النَّصٰرَى - اور کہا نصارىٰ نے کہ

الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ - مسیح اللہ کے بیٹے ہیں

ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ - یہ ان کی باتیں ہیں

بِاَفْوَاهِهِمْ - ان کے مونھوں سے

اَفْوَاه فم کی جمع ہے اور فم اصل میں فوہ ہے۔ قرآن میں جہاں کہیں بھی قول کی نسبت فم (منہ) کی طرف کی گئی ہے وہاں دروغ گوئی کی طرف اشارہ ہے

يُضَاهِـُٔوۡنَ قَوۡلَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَبۡلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۳۰﴾

يُضَاهِـُٔوۡنَ - مشابہت کرتے ہیں (ض ھ أ) (مفاعله-III)

ضَاهَأَ يُضَاهِئ ، مُضَاهَأَةً شکل و صورت یا عادات و اطوار میں مشابہت کرنا

قَوۡلَ الَّذِيۡنَ - ان لوگوں کی بات سے جنھوں نے

كَفَرُوۡا مِنۡ قَبۡلُ - کفر کیا اس سے پہلے

قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ - ہلاک کرے ان کو اللہ

بددعا کا کلمہ

اَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ - کہاں سے یہ پھیرے جاتے ہیں (أ ف ک)

أَفَکَ يَأْفِكُ ، اِفْكًا پھیرنا ، جھوٹ بنانا

اَلاِفکُ ہر وہ چیز جو اپنے صحیح رخ سے پھیر دی گئی ہو - جھوٹ انہی معنی میں

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ
ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚۛ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور یہود نے کہا عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ نے کہا مسیح
اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ سب ان کے اپنے منہ کی باتیں ہیں۔ یہ
نقل کر رہے ہیں ان لوگوں کی جو ان سے پہلے کافر تھے۔ اللہ
ان کو ہلاک کرے، وہ کدھر بھکے جا رہے ہیں۔

محمد اقبال

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ࣙابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ
ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾

Fight those who do not believe in Allah or in the Last Day and who do not consider unlawful what Allah and His Messenger have made unlawful and who do not adopt the religion of truth from those who were given the Scripture - [fight] until they give the jizyah willingly while they are humbled.

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ

- عُزیر (عزرا۔ Ezra) ، یہودی انہیں اپنے دین کا مجدد مانتے ہیں
- ان کا زمانہ سن ۴۵۰ قبل مسیح کے لگ بھگ
- بخت نصر کے حملوں سے یروشلم تباہ ہو گیا، ہیکل سلیمانی زمین بوس ہو گیا، بنی اسرائیل کی بڑی تعداد قتل اور اور بہت سے غلام بنا کر بابل میں لے جائے گئے
- سب سے بڑا حادثہ یہ ہوا کہ تورات کا کوئی نسخہ باقی نہ رہا۔ ایک ایک نسخہ جلا دیا گیا۔ بنی اسرائیل مسلمانوں کی طرح اپنی کتاب کے حافظ نہیں تھے۔ تورات کے جلا دینے کا مطلب یہ تھا کہ تورات کا وجود دنیا سے ختم ہو گیا۔
- بابل کی طویل اسیری نے اسرائیلی نسلوں کو اپنی شریعت، روایات اور اپنی قومی زبان، عبرانی تک سے ناآشنا کر دیا تھا
- عزیرؑ نے بائیبل کے پرانے عہد نامے کو مرتب کیا، اور شریعت کی تجدید کی

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ

- تورات اور دین کی اس تجدید کی وجہ سے بنی اسرائیل انکی بہت تعظیم کرتے ہیں
- لیکن یہ تعظیم اس حد تک بڑھ گئی کہ بعض یہودی گروہوں نے ان کو ابن اللہ تک بنادیا
- یہود کا قرآن پر اعتراض- کہ یہود نے کبھی عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا نہیں بنایا
- جب قرآن کی یہ آیات نازل ہوئیں تو مدینے کے یہود نے کبھی اس کی تردید نہیں کی کہ ہم پر یہ غلط الزام ہے
- اب یہود کا یہ عقیدہ نہ رکھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ تاریخ میں کبھی ان کے کسی گروہ نے یہ عقیدہ نہیں رکھا
- اس کے اثبات میں سب سے بڑا ثبوت- آثارِ قدیمہ کے تاریخی ثبوت-

بحر مردار کے طومار (Dead sea Scrolls) ....

وَ قَالَتِ الۡيَهُوۡدُ عُزَيۡرُ ۨابۡنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ اللّٰهِ ‌ؕ ذٰلِكَ قَوۡلُهُمۡ بِاَفۡوَاهِهِمۡ

- سینکڑوں طومار (scrolls) ۱۹۴۷ اور ۱۹۵۴ کے درمیان میں دریافت ہوئے جو کم و بیش ۱۸۰۰ سال ان غاروں میں محفوظ رہے
- بحیرہ مردار کے مغربی کنارے سے ملحق پہاڑوں کی غاروں سے۔ ایک پوری لائبریری جسکی تحریریں پہلی اور دوسری صدی عیسوی کے درمیان لکھی گئیں
- اس کا کچھ حصہ یہودیوں کی تردید میں ہے۔ خاص طور پر ان یہودیوں کی تردید میں جو حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مانتے ہیں، ان کے اس عقیدے کی برائی بیان کی گئ ہے اور اس مشرکانہ عقیدہ پر ان یہودیوں کو شرم دلائی گئ ہے.
- اور پھر یہ وضاحت بھی لکھی گئ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تو ایک ہے۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ اور عزیر علیہ السلام تو اللہ کے نیک بندے اور انسان تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے کیسے ہو سکتے ہیں؟ (محاضرات قرآنی، ڈاکٹر محمود احمد غازی)

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ

اِتَّخَذُوْٓا - انھوں نے بنالیا

اَحْبَارَهُمْ - اپنے علماء کو قرآن میں یہود کے فقہا کے لئے

حِبْر کی جمع۔ سیاہی، لکھی ہوئی تحریر، لکھنے والا، پڑھنے والا (Scholars)

وَ رُهْبَانَهُمْ - اور اپنے راہبوں (درویشوں) کو رُهْبَانَ راهب کی جمع

راهِب (تارک الدنیا شخص)، یہاں مراد نصاریٰ کے مشائخ اور صوفیاء ہیں

اَرْبَابًا - رب اَرْبَاب رب کی جمع

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کے علاوہ

وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ - اور ابن مریم مسیح کو (بھی)

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰـهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٣١

وَمَآ اُمِرُوْٓا - اور ان کو حکم نہیں دیا گیا

اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا - سوائے اس کے کہ وہ بندگی کریں

اِلٰـهًا وَّاحِدًا - ایک معبود کی

لَآ اِلٰهَ - کوئی الٰہ نہیں ہے

اِلَّا هُوَ - سوائے اس کے

سُبْحٰنَهٗ - پاکیزگی اس کی ہے (پاک ہے وہ)

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ - اس سے جو یہ شرک کرتے ہیں

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا
وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علما اور مشائخ کو پروردگار بنالیا
اور مریم کے بیٹے مسیح کو بھی، حالانکہ انہیں جو کچھ حکم دیا گیا تھا وہ
اسکے سوا کچھ نہ تھا کہ ایک خدا کی بندگی کرو، اس کے سوا کوئی معبود
نہیں وہ پاک ہے ان چیزوں سے جن کو یہ شریک ٹھہراتے ہیں

محمد اقبال

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰـهًا
وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾

They have taken their scholars and monks as lords besides Allah, and [also] the Messiah, the son of Mary. And they were not commanded except to worship one God; there is no deity except Him. Exalted is He above whatever they associate with Him.

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ

دوسرے الزام کا ثبوت {وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ}

- پہلا الزام اللہ کی ذات کو نہ ماننے یعنی اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے کا تھا
- اس دوسرے الزام کا تعلق اللہ کی صفات کے ساتھ ہے کہ جس طرح وہ اپنی ذات میں وحدہٗ لاشریک ہے اسی طرح وہ اپنی صفات میں بھی وحدہٗ لاشریک ہے
- اس کی خصوصی صفات میں ایک صفت یہ ہے کہ تحلیل و تحریم اسی کی صفت خاصہ ہے اور اسی کا حق ہے۔ دنیا میں کوئی اور ذات یا کوئی ادارہ کوئی گروہ یا کوئی قوم اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ وہ کسی چیز کو ازخود حرام یا حلال کرسکے*
- یہود اور نصاریٰ دونوں نے تحلیل و تحریم کا حق کتاب اللہ سے چھین کر اپنے احبار ورہبان (علماء و مشائخ) کو دے دیا اور یوں دونوں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا

اِتَّخَذُوۡۤا اَحۡبَارَهُمۡ وَ رُهۡبَانَهُمۡ اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَ الۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ ۚ

- حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عدی بن حاتم، جو پہلے عیسائی تھے، جب نبی ﷺ کے پاس حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے تو انہوں نے کئی اور سوالات کے ساتھ ایک یہ سوال بھی کیا تھا کہ اس آیت میں ہم پر اپنے علماء اور درویشوں کو خدا بنا لینے کا جو الزام عائد کیا گیا ہے اس کی اصلیت کیا ہے؟
- جواب میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ واقعہ نہیں ہے کہ جو کچھ یہ لوگ حرام قرار دیتے ہیں اسے تم حرام مان لیتے ہو اور جو کچھ یہ حلال قرار دیتے ہیں اسے حلال مان لیتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ تو ضرور ہم کرتے رہے ہیں۔ فرمایا بس یہی ان کو خدا بنا لینا ہے
- اس سے معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کی سند کے بغیر جو لوگ انسانی زندگی کے لیے جائز و ناجائز کی حدود مقرر کرتے ہیں وہ دراصل خدائی کے مقام پر بزعم خود متمکن ہوتے ہیں اور جو ان کے اس حق شریعت سازی کو تسلیم کرتے ہیں وہ انہیں خدا بناتے ہیں۔

يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰهِ بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَيَاۡبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ

يُرِيۡدُوۡنَ - وہ ارادہ کرتے ہیں

أَرَادَ يُرِيدُ إِرَادَةً ارادہ کرنا (IV)

اَنۡ يُّطۡفِـُٔوۡا - کہ بجھادیں

مادہ : ط ف أ

أَطْفَأَ يُطْفِي - بجھانا، پھانک مار کر چراغ گل کرنا

نُوۡرَ اللّٰهِ - اللہ کے نور کو

بِاَفۡوَاهِهِمۡ - اپنے مونھوں سے (منہ کی پھونکوں سے)

وَيَاۡبَى اللّٰهُ - اور انکار کرتا ہے اللہ

مادہ : ا ب ی

أَبَى يَأْبَى، إباءً وإباءةً - تسلیم نہ کرنا، انکار کرنا، ناپسند کرنا

اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾

اِلَّآ - مگر

اَنْ - یہ کہ

يُّتِمَّ - وہ پورا کرکے رہے گا

تَمَّ : پورا ہونا

أَتَمَّ يُتِمُّ إِتْمَامًا: پورا کرنا (IV)

نُوْرَهٗ - اپنے نور کو

وَلَوْ كَرِهَ - اور اگرچہ ناپسند کریں

كَرِهَ يَكْرَهُ کسی چیز کو ناپسند کرنا

الْكٰفِرُوْنَ - کافرلوگ

يُرِيدُونَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ
يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾

یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو بجھا دیں اپنے منہ (کی پھونکوں)
سے اور اللہ کو ہرگز منظور نہیں ہے مگر یہ کہ وہ اپنے نور کا
اتمام فرما کر رہے، چاہے یہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار گزرے

They want to extinguish the light of Allah with their mouths, but Allah refuses except to perfect His light, although the disbelievers dislike it.

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾

اعلانِ عام - غور سے سن لو کہ " پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا "

- اللہ کے نور سے مراد اسلام ہے اور اس کو پورا کرنے سے مراد اسلام کی تکمیل ہے
- اپنے جھوٹ ، سازش، فتنہ پردازی، منہ کی پھونکوں، جھوٹے پروپیگنڈے اور میڈیا کی یلغار کے زور سے اللہ کے دین کا چراغ بجھنے والا نہیں ہے
- یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور یہ وعدہ اللہ کی نا قابل تغیر سنت پر مبنی ہے کہ اگرچہ کافر اس بات کو ناپسند کریں گے لیکن اللہ اپنے نور کو پوری طرح چمکائے گا
- اسلام کے غلبے کی جدو جہد کرنے والے اہل ایمان کے لئے یہ وعدہ باعث اطمینان انہیں اپنی پسندیدہ راہ پر مزید آگے بڑھنا چاہیے اور قدم بڑھاتے چلے جانا چاہیے اور مشکلات راہ کو انگیز کرنا چاہیے اور دشمن کی سازشوں اور دشمن کی مسلسل جنگ کا مقابلہ کرنا چاہیے

هُوَ الَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ ۙ وَ لَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ

هُوَ الَّذِیٓ - وہی تو ہے

اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ - جس نے بھیجا اپنے رسولؐ کو

بِالۡهُدٰی - ہدایت کے ساتھ

وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ - اور دینِ حق کے ساتھ

لِیُظۡهِرَهٗ - تاکہ وہ غالب کردے اسے لِ: لام التعلیل Lām of purpose

عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ - سب دین پر

وَ لَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ - اگرچہ (یہ) ناگوار ہو مشرکین کو

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ
لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ ۙ وَ لَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ ﴿۳۳﴾

وہی تو ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسول ﷺ کو الھدیٰ اور
دین حق دے کر تاکہ غالب کر دے اسے کل کے کل دین
(نظام زندگی) پر، خواہ یہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار گزرے

It is He who has sent His Messenger with guidance and the religion of truth to manifest it over all religion, although they who associate others with Allah dislike it.

محمد اقبال

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ ۙ وَ لَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ

آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد

- حضورؐ کی رسالت کا بنیادی مقصد تو دوسرے انبیاء ورسل کی طرح تبشیر، انذار، تذکیر، دعوت اور تبلیغ ہے رُسُلًا مُّبَشِّرِیۡنَ وَ مُنۡذِرِیۡنَ لِئَلَّا یَکُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌۢ بَعۡدَ الرُّسُلِ
- اس کے علاوہ حضور ﷺ کی بعثت کا ایک امتیازی اور خصوصی مقصد بھی ہے اور وہ ہے تکمیل رسالت، یعنی دین کو بالفعل قائم اور غالب کرنا۔ تاکہ نوعِ انسانی پر اتمامِ حجت ہوجائے کہ اللہ کا دین قابلِ عمل ہے اور محض کوئی خیالی جنت (Utopia) نہیں ہے
- اِن دو آیات میں آپؐ کی رسالت کی اسی تکمیلی شان غلبۂ دینِ حق کا ذکر ہے
- قرآن میں دوسرے مقام (سورۃ الصّف آیت ۸ اور ۹) میں بھی یہی مضمون اور آیات کا یہ جوڑا بالکل اسی ترتیب سے آیا ہے

هُوَالَّذِیٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ

- اس آیت کی اہمیت
  - شاہ ولی اللہ دھلوی نے اپنی تصنیف "اِزَالَۃُ الْخَفا عَنْ خِلَافَۃِ الْخُلَفاء" میں اِس آیت کو نبی کریم ﷺ کے مقصد بعثت کے تعین کے ضمن میں پورے قرآنِ حکیم کے لئے مرکزی اہمیت کا حامل قرار دیا ہے - کیوں؟
  - اِس لئے کہ قرآن جس جدو جہد کے دوران رہنمائی کے لئے نازل ہوا اُس کا مقصد اِس آیت میں بیان ہوا
  - مولانا عبید اللہ سندھی نے اِس آیت کو بین الاقوامی انقلاب کا عنوان قرار دیا ہے

هُوَالَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ

- اس آیت کی اصطلاحات
- رَسُوۡلَهٗ : یعنی اللہ کا رسول - مراد رسولِ کامل ، آپ ﷺ کی ذات
- اَلۡهُدٰی: اِس سے مراد ہے کامل ہدایت۔ قرآنِ حکیم اپنے لئے بار بار ہدایت کا لفظ استعمال کرتا ہے - نہ صرف انسان کے لیئے یہ مکمل ہدایت نامہ بنایا بلکہ اِسے قیامت تک کے لئے محفوظ بھی کردیا
- دینِ حق: دین کا لغوی مفہوم ہے بدلہ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ کے دن کا مالک

قرآن میں دین ان اصطلاحی معنوں میں

i. قانون/ ضابطہ... کیوں کہ بدلہ کسی قانون ہی کے تحت طے ہوتا ہے

هُوَالَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ

II. نظام - کیوں کہ قانون نظام کے تحت بنتا ہے... وَّيَكُوۡنَ الدِّيۡنُ كُلُّه لِلّٰهِ

III. اطاعت... کیوں کہ نظام وہی ہے جس کی اطاعت کی جارہی ہو اَلَا لِلّٰهِ الدِّيۡنُ الۡخَالِصُ " جان لو اللہ کے لئے ہے خالص اطاعت

دین سے مراد وہ نظامِ حیات ہے جو جملہ معاملات زندگی یعنی انفرادی و اجتماعی تمام معاملات میں رہنمائی کے لئے قوانین و ضوابط وضع کرے اور اُن کی روشنی میں بدلہ یعنی جزا و سزا کا تعین کرے۔ دین زندگی کے انفرادی گوشوں عقائد، عبادات اور رسومات کے ساتھ ساتھ اجتماعی گوشوں سیاست، معیشت اور معاشرت کے لئے بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے

دینِ حق کا مفہوم ہے اللہ کا دین۔ دینِ حق کا ذکر اِس آیت میں قرآن سے علیحدہ ہوا ہے کیوں کہ یہ قرآنِ حکیم اور سنتِ رسول ﷺ کا مجموعہ ہے

هُوَالَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ

- **لِیُظۡہِرَہٗ**: تاکہ وہ غالب کردے اس کو - اس کے ممکنہ تراجم

i- اللہ غالب کردے دینِ حق کو ii- اللہ غالب کردے اپنے رسول کو

iii- رسول غالب کردیں دینِ حق کو

ترجمہ کسی بھی طرح کیا جائے لیکن مقصود ایک ہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا غلبہ بھی دینِ اسلام کا غلبہ تھا کیوں کہ آپ ﷺ کوئی شخصی یا خاندانی حکومت قائم فرمانے نہیں آئے تھے۔ اسی طرح عالمِ واقعہ میں اللہ کے غلبہ سے مراد اللہ کے نظامِ اطاعت ہی کا غلبہ ہے

- **عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ**: نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت تھا دینِ حق یعنی نظامِ عدلِ اجتماعی کو کل کے کلِ نظامِ زندگی پر اِس طرح غالب کرنا کہ کوئی گوشۂ زندگی اِس سے مستثنیٰ نہ رہے

هُوَ الَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ

- یہ آیت آپ ﷺ کی زندگی (رسالت) کے مقصد کو بالکل واضح کر دیتی ہے
  - آپ ﷺ کا مشن محض وعظ و نصیحت اور درس وتدریس نہ تھا
  - اس کا مقصد نظامِ باطل کو جڑ سے اکھاڑنا اور اُس کی جگہ نظامِ عدل قائم کرنا
  - آپ ﷺ نے محض انذار، تبشیر اور تزکیہ وتربیت ہی نہ کی بلکہ اِس کے ساتھ ساتھیوں کو باطل سے مقابلے کے لیئے تیار کیا اور ایک مثالی نظام قائم کر دیا
  - آپ ﷺ کے برپا کیے ہوئے انقلاب کے نتیجے میں ایک منتشر قوم، ایک منظّم قوم میں بدل گئی۔ اَن پڑھ لوگ معلم بن گئے
  - پوری دنیا کے لئے ایک نیا تمدن یا نظامِ مملکت وجود میں آیا اور ایسی تبدیلی واقع ہوئی کہ زندگی کا ہر گوشہ بدل گیا

هُوَ الَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ

- اس آیت کی کمزور تاویلیں
  - دینِ حق (اسلام) کو بطورِ نظام زندگی غالب کرنا اللہ کا تکوینی فیصلہ ہے
  - اس غلبے کے لیئے کوششیں کرنا نہ اللہ کے رسولؐ پہ فرض تھا نہ امت پر
- اس دین کو غالب کرنے کے لیئے اللہ کے رسولؐ نے جو جدوجہد کی
- آپ ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں نے
  - جو جنگیں لڑیں، جو جانوں کے نذرانے پیش کیئے
  - جو اذیت ناک الزامات اور طعنے سنے، جو تشدد برداشت کیا
  - اپنی عزیز ترین ہستیوں کے کٹے لاشے دیکھے اور دفنائے
- کیا وہ دین کو غالب کرنے کے لیئے نہ تھا؟ کیا وہ اپنی طرف سے تھا؟

هُوَالَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡھِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ

- اس آیت کی کمزور تاویلیں
  - اگر اللہ نے اپنے تکوینی فیصلے سے اس دین کو غالب کرنا تھا تو
  - ایمان والوں سے انفاق اور جہاد کا تقاضا - چہ معنیٰ؟ جو متعدد مرتبہ
  - دین کے غلبے کی جدوجہد میں مدد اور استعانت پہ انصار اللہ کا لقب؟
  - جہاد کو دین کی چوٹی سے تعبیر کرنا - کس لیئے؟
  - سورۂ شوریٰ میں انبیاء ورسل کا مقصد دین کو قائم کرنا ، والی آیت کا اطلاق؟ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ...
  - قرآن تو دین کے غلبے کی جدوجہد پہ ایک رواں تبصرہ اور رہنمائی
  - اس آیت کی کمزور تاویلیں کیوں؟ غلبۂ دین کی جدوجہد سے گریز کا بہانہ